سوال

(68) کیا عورت پر فرضیت حج کےلیے اس کے ساتھ محرم کا ہونا بھی شرط ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(۱) کیا عورت پر فرضیت حج کےلیے اس کے ساتھ محرم کا ہونا بھی شرط ہے، جیسے زادوراحلہ یعنی اگر اس کے ساتھ جانے والا شوہر یا محرم موجود نہ ہو، تو عورت پر حج فرض ہو گا یا نہیں؟

۲۔ اگر عورت بغیر محرم کے حج کر آئے تو کیا فرضیت حج ساقط ہوجائے گی، یعنی پھر کبھی محرم اس کے ساتھ جانے والا ہو اور زادوراحلہ بھی ہو تو اس پر حج فرض تو نہ ہوگا۔ (ایک سائل از مسلمانان چک نمبر ۲۴۹ لائلپور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام احمد اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک عورت پر فرضیت حج کےلیے شوہر یا محرم کا موجود ہونا زادوراحلہ کی طرح شرط ہے، بغیر محرم اور شوہر کے حج کو چلی جائے تو امام احمد کے نزدیک یہ حج اس کو کفایت کر جائے گا۔ قال فی الروض المربع وان حجت بدون محرم اجزء انتھی، ان دونوں اماموں کے نزدیک عورت کے حق میں استطاعت مشرط فی القرآن سے مراد زادوراحلہ اور محرم کا مجموعہ ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لاتحج امراۃ الا معھا محرم فقال رجل یا نبی اللہ انی اکتتبت فی غزوۃ کذاوکذا، الحدیث اخرجہ البزار عن ابن عباسؓ قال الحافظ فی الدرایۃ واخرجہ الدار قطنی بنحوہ واسنادہ صحیح وھو فی الصحیحین من ھذا الوجہ بلفظ لاتسافر انتھی وقال فی الفتح صح حدیث الدار قطنی ابو عوانہ))

علامہ شوکانیؒ کا میلان اسی قول کی طرف ہے کما لایخفی علی من طالع النیل اور امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک عورت کےلیے زادوراحلہ کے ساتھ محرم یا شوہر کی ضرورت تو ہے لیکن جس عورت کا خاوند یا محرم موجود نہ ہو یا ہو لیکن ساتھ جانے سے انکار کردے یا جانے سے عاجز و معذور ہو تو ایسی عورت دیندار ثقہ عورتوں کی جماعت کے ساتھ جو اپنے شوہروں یا محرموں کے ساتھ حج کو جا رہی ہوں، چلی جائے، ان دونوں اماموں کے نزدیک ثقہ دیندار عورتوں کی جماعت شوہر یا محرم کے قائم مقام ہوجائے گی، یعنی جس عورت کو زادوراحلہ پر قدرت ہو اور محرم یا شوہر موجود نہ ہو لیکن مومن ثقہ عورتوں کی جماعت عازم حج موجود ہے تو اس پر حج فرض ہوجائے گا، غرض یہ کہ ان کے نزدیک عورت فرضیت حج کےلیے محرم یا شوہر شرط نہیں کما صرح بہ ابن رشد والنووی وابن قدامۃ والبغوی وعیاض وغیرھم والیہ ذھب ابن حزم، اس دوسرے مذہب پر نو دلیلیں پش کی جاتی ہیں، من شاء الوقوف علیھا فلیراجع المحلی لابن حزم ص ۵۶ ج ۷، والنیل للشوکانی والمغنی لابن قدامۃ ج ۳ ص ۹۲ والفتح للحافظ وقد اجاب عن بعضھا اصحاب قول الاول واغمضوا عن بعضھا لکونھا عقیمۃ عن الجواب۔

دلائل کی رو سے دوسرا مذہب راجح ہے، یعنی وہ عورت جو زاد وراحلہ پر قدرت رکھتی ہو، لیکن اس کا محرم یا خاوند موجود نہ ہو، وہ دیندار متقی عورتوں کے ساتھ جو اپنے شوہروں یا محروموں کی معیت میں حج کو جارہی ہوں چلی جائے، لوقوع اجماع الصحابۃ فی عہد عمر علی جواز سفر المرأۃ للحج من غیر زوج ومحرم، رہ گئی، حضرت ابن عباسؓ کی مرفوع حدیث لا تحج امرأۃ الا ومعہا محرم، تو اولاً یہ حدیث صحاح میں بجائے اس لفظ کے لا تسافر امرأۃ کے لفظ کے ساتھ مروی ہے، صرف بزار اور دار قطنی کی روایت میں لا تحج کا لفظ وارد ہے اور اس کی سند بقول حافظ اگرچہ صحیح ہے لیکن صحت سند صحت متن کو مستلزم نہیں ہے اور ثانیاً اگر یہ لفظ لا تحج محفوظ ہو تو اس کو نفلی حج پر محمول کریں گے۔

۲۔ دوسرے سوال کا جواب بھی اسی میں آگیا ہے۔ (اخبار الاعتصام جلد ۲۴ ش ۳)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 08 ص 85

محدث فتویٰ